سوال

(129) کیا جرابوں پر مسح کرنا سنت سے ثابت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا جرابوں پر مسح کرنا سنت سے ثابت ہے ؟ کیا اس کا کوئی ٹھوس ثبوت ہے ۔ اگر ہے تو احناف اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے ۔ سنن ابی داؤد اور ترمذی وغیرہ میں حدیث ہے :

'عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ' سنن اَبِي داود، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ، رقم : ۱۵۹، سنن الترمذی، بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ، رقم : ۹۹

''نبی ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا ۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس پر ''حسن صحیح'' کا حکم لگایا ہے ۔ اس حدیث کے تمام راویوں سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں دلیل لی ہے ۔ وہ سب ثقہ ہیں ۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ وغیرہ کی علّت غیر مؤثر ہے، کیونکہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں بلکہ اس میں ثقہ راوی کی زیادتی ہے، جو قابلِ قبول ہے ۔ اسی بناء پر علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے ۔

اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے کہ

'اَنَّہُ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ ۔' سنن اَبِي داود، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ، رقم : ۱۵۹

''آپ ﷺ نے جرابوں پر مسح کیا ۔''

اس کی سند حسن درجے کی ہے ۔ ملاحظہ ہو! صحیح سنن ابی داؤد (۱ ۵۲)

نیز امام ابوداؤدؒ نے درج ذیل صحابہ کرامؓ سے جرابوں پر مسح کا جواز نقل کیا ہے ۔ علی بن ابی طالب، ابن مسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابوامامہ، سہل بن سعد، عمرو بن

حریث، عمر بن خطاب اور ابن عباس (رضوان اللہ علیہم اجمعین) ان کے علاوہ دیگر کئی ایک اہل علم بھی اسی بات کے قائل ہیں اور وہ یہ ہیں: امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ ،عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، سعید بن مسیب اور ابو یوسف (رحمتہ اللہ علیہم)۔

حنفیہ کی مخالفت محض اپنے مذہب اِمام کی پابندی (تقلید) کی بناء پر اور بلا دلیل ہے۔ علامہ جمال الدین قاسمی کی تصنیف ''اَلمَسحُ عَلَی الجَورَبَین'' اس سلسلے میں بڑی مفید تالیف ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ بھی شائع ہوچکا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ:150

محدث فتویٰ